سوال

(2) آستانوں اور مزاروں پر اللہ کے نام کی نذر و نیاز وغیرہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کسی مزار یا آستانے پر اللہ تعالی کے نام کی دیگ پکا کر چڑھانا تقسیم کرنا جائز و درست ہے؟ قرآن وحدیث کی رو سے جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر قسم کی عبادات صرف اور صرف اللہ وحدہ لا شریک کے لیے بجا لانی چاہیئں اور شرک سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل إِنَّ صَلاتى وَنُسُكى وَمَحياىَ وَمَماتى لِلَّهِ رَبِّ العـٰلَمينَ ١٦٢ لا شَريكَ لَهُ وَبِذ‌ٰلِكَ أُمِرتُ وَأَنا۠ أَوَّلُ المُسلِمينَ ١٦٣ ... سورة الانعام

(الانعام: 163۔164)

"آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے (162) اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں"

اسی آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ عبادت صرف اور صرف اللہ وحدہ لا شریک کے لیے ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنانا چاہیے، نذر و نیاز منت و منوتی، وذبح وغیرہ بھی اسی کے لیے کیے جائیں۔ غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ بھی حرام ہے اور ایسے ذبیحہ والا آدمی ملعون ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَعَنَ اللّٰہُ مَن ذَبَحَ لِغَيرِ اللّٰہِ"

(مسلم (1978) باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالیٰ نسائی 7/232 باب من ذبح لغیر اللہ)

"اللہ کی لعنت ہو اس آدمی پر جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا۔"

یعنی جو جانور غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے وہ درست نہیں ایسا کرنے والا ملعون ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ تفسیر نیشا پوری میں لکھا ہے کہ:

"قال العلماء لوان مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحۃ التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا وذبیحتہ مرتدا نتھی"

(فتاویٰ عزیزی اردو ص 537)

"علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ ذبح کیا کسی نے کوئی ذبیحہ اور قصد کیا اس ذبح سے تقرب الی اللہ کا تو وہ شخص مُرتد ہوجائے گا اور اس کا ذبیحہ مُرتد کے ذبیحہ کی مانند ہوجائے گا۔"

لہذا نذرونیاز فیجے اور چڑھاوے صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے تقرب کی خاطر ہوں، ان میں ذرہ برابر بھی غیر اللہ کی شراکت نہ ہو۔ کیونکہ غیر اللہ کی شراکت سے ایسا سارا عمل رائیگاں ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مقامات جہاں پر غیر اللہ کی عبادت ہوتی ہے۔ جیسا کہ مزاروں اور آستانوں پر قبروں کو سجدے کیے جاتے ہیں۔ ان کے تقریب کے لیے جانور ذبح کیے جاتے ہیں۔ وہاں پر اعتکاف بیٹھا جاتا ہے۔ وغیرہا من الخرافات ایسی جگہوں پر اللہ تعالیٰ کے نام کا چڑھاوا چڑھانا، دیگیں پکانا اور نذرونیاز دینا ناجائز ہے۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے ثابت بن الضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ:

رَجُلٌ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلاً بِبُوَانَةَ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ - صلی اللہ علیہ وسلم - فقَالَ: ہَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟ قَالُوا: لاَ قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟ قَالُوا: لاَ فقَالَ النَّبِيَّ - صلی اللہ علیہ وسلم -: أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لاَ وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللہ وَلاَ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ"

(کتاب التوحید ص 51 ابوداود کتاب الایمان والنذر باب مایومر بہ من الوفاء بالنذر (3313) بیہقی (10/83) طبرانی)

"ایک آدمی نے نذر مانی کہ وہ بوانہ نامی مقام پر جاکر اونٹ ذبح کرے گا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہاں پر جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی عبادت کی جاتی ہو؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے کہا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا کیا وہاں پر مشرکین کے میلوں میں سے کوئی میلہ لگتا تھا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے فرمایا نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرلے اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر کا پورا کرنا درست نہیں اور نہ وہ نذر پوری کرنا صحیح ہے جو انسان کے بس میں نہ ہو۔"

اس حدیث کی شرح میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"یہ حدیث اس بات کی بین دلیل ہے کہ جس مقام پر مشرکین کا میلہ لگتا ہو یا اس مقام پر ان کا کوئی بت وغیرہ نصب ہو اگرچہ اس مقام پر اب نہ میلے کا اہتمام ہوتا ہو اور نہ ہی بت نصب ہوتا ہم اس مقام پر اللہ تعالیٰ کے لیے کسی جانور کو ذبح کرنا ممنوع ہے۔ اور معصیت کے دائرے میں داخل ہے کیونکہ مشرکین کا کسی جگہ پر میلہ لگانا یا کسی مقام پر ان کا غیر اللہ کی عبادت کرنا خالص اللہ کے لیے ذبح کرنے اور نذر پورا کرنے کے لیے مانع اور رکاوٹ ہے۔" (ہدایۃ المستفید 1/455)

اس بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ ایسے مقامات جہاں پر غیر اللہ کی عبادت کی جاتی ہو، عرس اور میلے لگتے ہوں، غیر اللہ کے تقرب کی خاطر جانور ذبح کیے جاتے ہوں، اولاد طلب کی جاتی ہو، نذرونیاز، منت منوتی کی جاتی اور صاحب قبر ومزاور کو گنج بخش، فیض عالم، دست گیر، غریب نواز، غوث اعظم، فریادرس، بیڑے پار لگانے والے، مشکل کشا، حاجت روا، کشتیاں پار لگانے والا وغیرہ سمجھا جائے اور اسے اپنی حاجات کے لیے پکارا جائے اس کے نام پر عرس ومیلے لگائے جائیں وہاں پر اللہ کے نام کی نذرونیاز، چڑھاوے اور دیگیں پکانا بھی شرعاً ناجائز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے آستانوں پر اگر پہلے میلے وعرس لگتے تھے، غیر اللہ کی عبادت ہوتی تھی اور اب وہاں ایسے اجتماعات نہیں ہیں تب بھی وہاں پر نذر وغیرہ کا پورا کرنا منع ہے۔ اللہ وحدہ لا شریک نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ایسے تمام عقائد واعمال سے متنبہ فرمایا ہے جن میں شرک کا شائبہ تک بھی ہو۔ کیونکہ شرک سے آدمی کے تمام اعمال ضائع، بے کار اور رائیگاں ہوجاتے ہیں۔

اس لیے تمام مسلمانوں کو خواہ وہ مرد ہو یا عورتیں، جوان ہوں یا بوڑھے، ایسے آستانوں، مزاروں اور شرک کے اڈوں سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہیے۔
(مجلۃ الدعوۃ اگست 1999ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔العقائد والتاریخ۔صفحہ نمبر53

محدث فتویٰ